12637 ـ عيسى عليه السلام كےبارہ ميں قرآن مجيد كي خبر كےمتعلق شبہ كےمتعلق !!

سوال

آپ غير مسلموں سےكيسےيہ مطالبہ كرتےہيں كہ وہ عيسى عليہ السلام كےبارہ ميں جوكچھ تمہاري كتاب ميں ہے اس كي تصديق كريں، اور ان اللہ تعالي كا بيٹا ہونے كا انكار كيسے ہے حالانكہ كتاب مقدس اس كي خبرديتي ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

شائدہميں يہاں يہ بات دہراني پڑھ رہي ہے كہ: ہم اس پر متنبہ كرتےہيں كہ جن انجيلوں يا كتاب مقدس كےمتعلق ہم بات كررہے ہيں اور جولوگوں كےپاس آج موجود ہے وہ اس كےعلاوہ اور چيز ہے جو اللہ تعالي كي جانب سے اپنے بندے اور رسول عيسى بن مريم عليہ السلام پر نازل كي تھي، وہ جو اللہ تعالي كي جانب سےنازل كي گئي ہے جب كوئي اس كےساتھ كفر كرے يا اس ميں سے كچھ كا كفر كرے توكسي ايك كا بھي ايمان صحيح نہيں ہوسكتا، اور اس پر سوال نمبر (47516) كےجواب ميں تنبيہ كي جاچكي ہے.

اس كےعلاوہ يہ اور حكمت بالغہ كي بنا پر ابھي تك ہاتھوں كي تحريف اور زبان كي كجي اس كتاب سے كھيل رہي ہے، اور زمانہ قديم سے اس كےساتھ زمانےكي ہير پھير اورحوادث ايام اس پر زيادتي كررہےہيں حتي كہ يہ اصلي اور الہي كتاب ضائع ہوچكي اور لوگوں كےہاتھوں سےختم ہوچكي ہے، اور اس وقت لوگوں كےہاتھوں ميں صرف وہي چيز ہے جو تثليث اور شرك كےاندھيروں كا ملغوبہ ہے اور توحيد كي چمك بھي ہے.اس ميں جھوٹ اور تحريف ايك زمانےسے دوسرے زمانےتك چل رہا ہے اور اس كےساتھ ساتھ صدق اور انبياء كےعلم كےآثار بھي ہيں .

مسلسل كھيل اور لمبي مدت كي وجہ سے يہ بہت مشكل بلكہ مستحيل ہے كہ كوئي شخص اس كتاب ميں سےكسي چيز كوقطعي جھوٹ يا قطعي سچ كہے ليكن جب اس سےقبل حق كي تصديق كرنےوالي اور جواس كےسامنے تصديق كرنےوالي اس كتاب پر پيش كيا جائے جس كا نور الہي جہالت اور خواہشات كےساتھ نہيں ملا، اورنہ اس كا خالص سچ كسي جھوٹ يا كسي غلطي كےساتھ خلط ملط ہواہے اور يہ كتاب قرآن كريم كےعلاوہ كوئي اور نہيں ہوسكتي جس كي حفاظت كا ذمہ اللہ تعالي نےخود لےركھا ہے .

جيسا كہ اللہ سبحانہ وتعالي كا فرمان ہے:

ہم نے ہي قرآن نازل كيا ہے اور ہم ہي اس كےمحافظ ہيںالحجر (9)

اس قوم كےايك بڑے راہنما اور كتاب مقدس كا دفاع كرنے والےنورٹن نے جرمني كےكچھ لوگوں كے كتاب مقدس پر اعتراضات سےكتاب مقدس كا دفاع كرنے كي كوشش كي تووہ يہ اعتراف كرنےپر مجبور ہوا كہ اس دور ميں جھوٹ سےسچ كو پہچاننا بہت مشكل ہے !!

اوريہاں سےہم سوال كےموضوع كي طرف منتقل ہو كر كہتےہيں:

جو كوئي شخص بھي قرآن مجيد پر ايمان نہ لائے اس كےلئے كوئي ايسي صحيح كتاب نہيں جس پروہ ايمان لائے، اور جو كوئي بھي نبي صلي اللہ عليہ وسلم كي صداقت وسچائي اور دين اسلام كي صحت ميں طعن كرے اس كے ليے يہ ممكن نہيں كہ وہ اپنےاس دين كےصحيح ہونے كي كوئي دليل دےسكے جس دين پر وہ كاربند ہے.

اس كي وجہ يہ ہےكہ: نبي صلي اللہ عليہ وسلم نےاپني نبوت كےمتعلق جو كچھ بتايا ہے جوشخص بھي اس ميں نبي صلي اللہ عليہ وسلم كي سچائي اور ان پرآسمان سے نازل كردہ وحي پر طعن كرے حالانكہ نبي صلي اللہ عليہ وسلم كے ہاتھ پر كئي ايك ايسےمعجزے ظاہر ہوئے جوان كےقول كي سچائي پر دلالت كرتےہيں، اور وہ پوري زندگي اپنےدشمنوں كو كتاب اللہ جو ان كےرب كي وحي كي طرف منسوب كي جاتي ہے كےساتھ چيلنج كرتےرہے كہ وہ اس كتاب كي طرح يا اس ميں سےكچھ حصہ كي طرح ہي بنا لائيں، بلكہ سب انسانوں اور جنوں كو يہ چيلنج كيا كہ وہ سب جمع ہو كرايك دوسرے كي مدد كركے اس قرآن كي طرح لےآئيں.

فرمان باري تعالي ہے:

كہہ ديجئے كہ اگر تمام انسان اور كل جنات مل كر اس قرآن كي مثل لانا چاہيں تو ان سب سے اس كےمثل لانا ممكن نہيں ہے گووہ آپس ميں ايك دوسرے كےمددگار بھي بن جائيں الاسراء (88)

اتني مدت اور ايام گزرنےجانے كےباوجود آج تك يہ نہيں ہوسكااور نہ ہي كوئي اس كي مثل لاسكا ہے، باوجود اس كےكہ دشمنان اسلام نےاس كي بہت مخالفت كي اور يہ تمنا رہي ہے كہ اس كا جھوٹ ثابت كرسكيں، ليكں كہاں اور كيسے، يہ كبھي نہيں ہوسكتا!!

پھر اس كےبعد نبي صلي اللہ عليہ وسلم اپني دشمنوں كےخلاف فتح حاصل كركےمنصور رہے اور يہ كافر نبي صلي اللہ عليہ وسلم كي حجت اور دليل كو باطل نہيں كرسكے، اور نہ ہي آج تك وہ نبي صلي اللہ عليہ وسلم كي خبر ميں كوئي جھوٹ پا سكےہيں، اگرچہ وہ لوگوں سےبات چيت ہي كيوں نہ ہو اس ميں كوئي جھوٹ نہيں پا سكے چہ جائيكہ نبي صلي اللہ عليہ وسلم اپنے اس رب پر جھوٹ بولتےجس نےانہيں رسول بنا كرمبعوث فرمايا.

افسوس كہ جب وہ اس سب كچھ ميں طعن وتشينع كرتےہيں تو پھر ان كےاس " الہام " كےصحيح ہونے كي دليل كہاں ہے جس پر وہ اعتماد كر كےاپني كتابوں كي تصديق كرتےہيں، باوجود اس كےكہ وہ يہ دعوي نہيں كرتے كہ يہ سب

انجیلیں عیسي علیہ پر نازل ہوئي یا پھر انہوں نےلکھیں یا لکھوائي ہوں یا پھر ان کي زندگي میں ہي لکھي گئي ہیں !!

یہ اور اس کےساتھ یہ بھي کہ ان چاروں انجیلوں کےلکھنے والوں کي شخصیت کےبارہ میں کوئي حقیقي دلیل بھي نہیں ملتي کہ وہ کون تھے اور ان کي سیرت اور زندگي کیسي تھي، اور جوکچھ انہوں نےلکھا کیا وہ وحي الھي تھا یا کہ الہام جیسا کہ وہ کہتےہیں، یا پھر یہ ان کےافکار کي اختراع اور ان کےشیطانوں کي طرف سےوحي تھي.

کتاب مقدس کا ایک بہت بڑا مفسر ھاورن کہتا ہے:

(جب یہ کہا جائےکہ کتب مقدسہ اللہ کي جانب سےوحي کردہ ہیں تواس سےیہ مراد نہیں کہ ہر لفظ اور ساري عبارت اللہ کي طرف سےالہام کردہ ہے، بلکہ مصنفین کي بات چیت کےاختلاف اور ان کےبیانات مختلف ہونے سےمعلوم ہوتا ہے کہ انہیں اجازت تھیں (؟ !)]یعني ان کےلیے اس کي اجازت تھي[کہ وہ اپني طبعیت اورعادات اورمفہوم کےمطابق لکھیں اور یہ خیال نہیں کیا جاسکتا کہ وہ ہر معاملہ جسے بیان کیا وہ انہیں الہام کیا گیا تھا یا ہر حکم جووہ دے رہے ہیں وہ الہام کردہ تھا) .

برطانوي دائرۃ المعارف نےاس الہام کےمتعلق علماء نصاري اور ان کے باحثین کےاختلاف کي طرف اشارہ کیا ہے:

کہ آیا کیا سب کتاب مقدس میں جوکچھ درج ہے وہ الہامي ہے کہ نہیں؟ پھر اس میں ہي ایک جگہ (19 / 20) میں اس پر تعلیق چڑھاتےہوئے کہتے ہیں:

(وہ لوگ جویہ کہتےہیں کہ اس میں درج ہر قول الہامي ہے، وہ اپنے اس دعوي کوآساني اورسھولت سےثابت کرنےپر قادر نہیں ہیں)

اور ہم یہ کہتے ہیں کہ: آساني وسھولت کي بجائے صعوبت اور مشکل کےساتھ بھي نہیں کرسکتے!!

ان انجیلوں میں دسیوں جگہ کا ایک دوسرے کےمخالف ہونا اورایک دوسرے سےاختلاف کرنا، اور دسیوں تاریخیوں غلطیوں اور ان جھوٹي خبروں کو دیکھتےہوئے جوآج تک پوري نہیں ہوئیں فریڈك گرانٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ: (عہد جدید ایک غیرمتجانس کتاب ہے، اس لیے کہ یہ بہت سےاختلافات کا مجموعہ ہے اور اس کےاول سےلیکر آخر تک کوئي ایک نظریہ پر مشتمل نہیں بلکہ کئي ایک مختلف نظریات کي حامل ہے)

اور امریکي دائرہ معارف کا کہنا ہے کہ:

(تین متشابہ انجیلوں اورچوتھي انجیل کےمابین کئي ایک ناحیوں سے تناقضات کي بنا پر بہت اہم اورانتہائي مشکل یہ ہے ان میں بہت عظیم اختلاف پایا جاتا ہے، حتي کہ یہ اختلاف اس درجہ تک ہے کہ اگر متاشبہ انجیلوں کو موثوق اور معتبر ذرائع سے صحیح شمار کرلیا جائےتو اس بنا پر یہ لازم آتا ہے کہ انجیل یوحنا صحیح نہیں) .

یہ اس اعتبار سےکہ ان انجیلوں میں انجیل یوحنا ہي ایسي انجیل ہے جو عقیدہ تثلیث کوبہت شدت سےثابت کرتي ہے، بلکہ وہ اس بات کا اعتراف کرتےہیں کہ یہ انجیل تالیف ہي اسي عقیدہ کي بنا پر کي گئي ہے جس عقیدہ سے دوسري انجیلیں خالي ہیں، اور اس کےبارہ میں لوگوں کا اختلاف قطعي ہے !!

اور کیتھولك گرجا جو کہ الہامي عقیدہ پر بہت شدت سے عمل پیرا ہے کہ کتاب مقدس کي اصل الہام ہے، اس نےبھي ویٹیگن کےمجمع (اکیڈمي) میں سن (1869–1870) میلادي میں اس پر مہر تصدیق ثبت کي اور پھر ایك صدي کے بعد یہي حقائق سامنےآئے کہ اس کا اعتراف کرلیا جائے اور ویٹیگن میں ہي دوسري مسکوني مجمع (مجمع اس تالیف کو کہتےہیں جسے نصاري نے دیني امور کےلئے منظور کیا ہو) جو کہ (1962–1965) میں ہوئي یہ اعتراف کیا گیا کہ:

یہ کتابیں بہت سي غلط اشیاء اور کچھ باطل پر مبني ہیں، جیسا کہ فرانسیسي ریسرچ کرنےوالے ڈاکٹر مورس بوکائي جو کہ بعد میں مسلمان ہو گئے تھے نے بیان کیا ہے.

پھر یہ بات بھي ہے کہ جس کسي نےبھي نبي صلي اللہ علیہ وسلم کے کسي ایك معجزہ اور ان کےحالات اورسیرت جو کہ نبي صلي اللہ علیہ وسلم کي صداقت پر دلالت کرتي ہے کو جھٹلایا وہ ان انجیلوں کےلکھنےوالوں جو کہ مزعوم رسول مانے جاتےہیں کےمعجزوں کوکیسے ثابت کرسکتا ہے یا پھر انہیں ان کےدعوی الہام میں کیسے مدلل مان سکتاہے؟ !

ان کےگمان کےمطابق کتاب مقدس کي گواہي کي دلیل سے الہام کا دعوي اور اس میں جوکچھ ان کےمعجزات کا ذکر ہے وہ سچا ہے، اور کتاب مقدس اور اس میں جوکچھ ہے وہ سچ ہے کیونکہ یہ الہام ہے!!

تواس طرح ان کا استدلال باطل کي جانب جا کر ختم ہوجاتا ہے، جیسا کہ ریس سے اپنےدائرہ معارف میں بعض محققین سےذکر کیا ہے: لھذا کتاب مقدس صحیح ہے اس لیےکہ یہ الہام ہے اور ان کا الہام سچا ہے کیونکہ کتاب مقدس اس کي گواہي دیتي ہے !!

اور جس نے قرآن مجید جو کہ تواتر کےساتھ منقول اور زمین کےمشرق ومغرب میں پھیلا ہوا ہے اور نسل در نسل چل رہا ہے اور کتابت اور حفظ کے اعتبار سےمحفوظ ہے اس کا کوئي ایك نسخہ بھي مختلف نہیں اور نہ ہي اس میں کوئي تعارض پایا جاتا ہے، جس نےبھي اسے جھٹلایا وہ اس انجیل کو کیسے ثابت کرسکتا ہے جس پر وہ اعتماد کرتا پھرتا ہے؟ جس کا وفات مسیح سے دو صدي قبل صرف اشارہ ہي ملتا ہے چہ جائیکہ وہ بعینہ موجود ہو، جیسا کہ جرمني کےنورٹن کا کہنا ہے.

پھر چوتھي صدي میں عیسائیوں پر جو مصائب اور تکالیف آئیں ان کے گرجےمنہدم کردیےگئے اور کتابیں جلادي گئیں

جس كي بنا پراس كےبعد پائي جانےوالي كتابوں كي ثقاہت ختم ہوگئي، اس ظلم وستم اور چھپ جانے والي مدت ميں يہ كتابيں كس كس كےپاس تھيں اور كب مليں، ہم تك كيسے پہنچيں، اور كس طرح ، كس طرح ..... اس كےبارہ ميں بہت سےسوالات ہيں جوگردش كررہے ہيں، اور برطانوي دائرۃ المعارف نےاس كي تعبير كچھ اس طرح كي ہے:

(چاروں انجيلوں كي قانوني حيثيت حاصل ہونے كےبارہ ميں ہمارے پاس كوئي يقيني معلومات اورمعرفت نہيں ہيں اور نہ ہي اس جگہ كےمتعلق كوئي معلومات ہيں جہاں يہ فيصلہ ہوا)

اور اس مترجم كےمتعلق معلومات كي جہالت جس نےاسے اصلي زبان سے اس زبان ميں ترجمہ كيا اس كےعلم اور دين كےمتعلق كيا معلومات ہيں اور كيا وہ اس كا اہل بھي تھا كہ نہيں آيا اس كا علم اوردين اس كام كےلئےكافي تھا اور ہم اس كي تاكيد كيسے كريں كہ اس نےجو كچھ نقل كيا ہے كيا وہ واقعي صحيح ہے ، يہ سب كچھ ايك اور رنگ ہے !!

(اس جواب ميں ہم نے جو كچھ اجمالا بيان كيا ہے اس كي تفصيل كے ليے آپ شيخ رحمت اللہ ہندي كي كتاب اظہار الحق اور شيخ محمد حميل غازي كي كتاب مناظرۃ بين الاسلام والنصرانيۃ اور دوسري كتابوں كا مراجعہ كريں)

اللہ تعالي ہميں اور آپ كو صراط مستقيم كي ہدايت نصيب فرمائے.

واللہ اعلم .